جلد ۲۹ | ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش | ۲۰ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۱۵ ماہ اگست ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۰ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

ڈاڑھی رکھنا نہایت پسندیدہ ہے

۳۱ جولائی کے "الفضل" میں "ڈاڑھی کے متعلق راستبازوں کا طریق" کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل الفاظ درج کئے گئے تھے۔ جو ۱۹۰۳ء میں آپ نے فرمائے۔

"بعض انگریز تو ڈاڑھی اور مونچھ سب منڈوا دیتے ہیں۔ (معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت تک ہندوستانی مسلمانوں نے ڈاڑھی مونچھ منڈوانے میں انگریزوں کی تقلید شروع نہ کی تھی۔ یا ان میں اتنا رواج نہ تھا۔ جتنا اب ہے) وہ اسے خوبصورتی خیال کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس سے ایسی کراہت آتی ہے۔ کہ سامنے ہو۔ تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جائے۔ تو کٹوا دینی چاہیئے ایک مشت رہے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے"

اخبار "ویر بھارت" کے مزاحیہ نویس صاحب نے اول تو مندرجہ بالا سطور کو "گپ شپ" ہکارنگ دینے کے لئے دل کھول کر بگاڑا۔ اور ان کی بجائے جو جی میں آیا۔ لکھدیا ہے۔ اور پھر صحافتی دیانتداری کو بالائے طاق رکھ کر سراسر غلط اور جھوٹے نتائج اخذ کرکے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ "ویر بھارت" (۱۲ اگست) لکھتا ہے:-

"قادیانی احمدیوں کے آرگن "الفضل" نے ڈاڑھی کے متعلق بالکل نیا نظریہ پیش کیا ہے۔ "الفضل" لکھتا ہے۔ کہ ہم ڈاڑھی منڈے مرد کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھائیں تو ہمیں اس کی شکل دیکھ کر کراہت آ جاتی ہے۔ ڈاڑھی رکھنے سے مرد زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ جو مسلمان بالشت بھر ڈاڑھی نہیں رکھتا۔ اس پر عورت حرام ہے"

ڈاڑھی کے متعلق "الفضل" میں جو کچھ لکھا گیا۔ اور جسے ابتدائے مضمون میں درج کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ "ویر بھارت" کے مندرجہ بالا الفاظ کا مقابلہ کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ معاصر موصوف نے "الفضل" کی طرف سراسر غلط اور خود ساختہ الفاظ منسوب کئے ہیں۔ اور خاص کر یہ الفاظ جو شرارت سے پُر ہیں اس کے مزاحیہ نویس صاحب کے اپنے دماغ کی اختراع ہیں۔ کہ:-

"جو مسلمان بالشت بھر داڑھی نہیں رکھتا اس پر عورت حرام ہے"

پھر اس فقرہ سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ اور بھی زیادہ شرارت آمیز ہے۔ لکھا ہے:-

"سوال خالص اسلامی نوعیت کا ہے اس لئے اس کا جواب تو کوئی مولانا یا مفتی ہی دے سکتے ہیں۔ لیکن "الفضل" کے اس فارمولا کے مطابق تو تمام بے ریش مسلمانوں کی اولاد ناجائز ہے"

کس قدر دیدہ دلیری ہے۔ کہ اول تو خواہ مخواہ "الفضل" کی طرف ایک "فارمولا" منسوب کر دیا گیا۔ اور پھر اس "فارمولا" کا نتیجہ "الفضل" کے سر تھوپ دیا گیا حالانکہ ہم نے نہ اس قسم کا کوئی فارمولا پیش کیا۔ اور نہ ہم اس کے نتیجہ کے ذمہ وار ہیں "ویر بھارت" کو اگر ڈاڑھی کے خلاف کچھ لکھنے کا شوق ہی تھا۔ اور وہ اپنا شوق "الفضل" کو مخاطب کرکے پورا کرنا چاہتا تھا۔ تو شرافت اور دیانتداری کا تقاضا یہ تھا کہ "الفضل" کے اصل الفاظ پیش کرکے ان پر جرح کرتا۔ اور بتاتا۔ کہ "الفضل" نے ڈاڑھی کی فضیلت میں جو باتیں بتائی ہیں۔ وہ درست نہیں۔ ان کے مقابلہ میں داڑھی مونچھ منڈانے میں یہ خوبیاں ہیں۔

"الفضل" میں درج شدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ڈاڑھی مونچھ منڈانے والے مرد مردانہ حسن سے اپنے آپکو محروم کرکے ایسی مکروہ شکل بنا لیتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا شخص سامنے ہو۔ تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا پھر مرد و عورت میں خدا نے داڑھی کے لحاظ سے جو امتیاز رکھا ہے اسے مٹا کر ایسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ جو انبیاء اور راستبازوں کے طریق کے خلاف ہوتا ہے اس میں کونسی بات قابل اعتراض ہے اگر کسی داڑھی مونچھ منڈے کو ایسی ہی شکل دیکھ کر کراہت نہ آئے۔ تو اس سے یہ کیونکر سمجھا جا سکتا ہے کہ داڑھی مونچھ منڈانا مردانہ حسن کا موجب ہے۔ دیکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ دنیا کے مذہبی راہنماؤں۔ بزرگوں اور راستبازوں کا طریق عمل کیا تھا۔ وہ یقیناً داڑھی رکھتے تھے۔ اور انہی کی ہمیں تقلید کرنی چاہیئے۔ کہ وہی ہمارے لئے نمونہ ہیں نہ کہ یورپ کی اندھی تقلید اختیار کرنی چاہیئے۔ ڈاڑھی مونچھ منڈانا یقیناً یورپ کی اندھی تقلید ہے مسلمانوں کے لئے تو اسلام نے اسے جائز ہی نہیں رکھا لیکن ہندوؤں میں بھی داڑھی کے ساتھ مونچھیں منڈانے کا رواج خاندان کے کسی بزرگ کے فوت ہو جانے پر تھا۔ اور اسے ماتم کی علامت سمجھا جاتا تھا لیکن افسوس آج اسے خوبصورتی کا معیار قرار دیا جاتا ہے پھر اب بھی ہندوؤں میں داڑھی رکھنے والے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو نہایت بلند درجہ رکھتے ہیں مثلاً ڈاکٹر ٹیگور جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ ان کی داڑھی تھی۔ اسی طرح مہاتما ہنسراج جی جو آریہ سماجیوں کے بہت بڑے مذہبی لیڈر ہیں وہ بھی داڑھی رکھتے تھے۔

پس۔ داڑھی رکھنا نہایت پسندیدہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری کے بھائی عبدالرحمن صاحب سماٹری جو حصول تعلیم کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے اور بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار تھے۔ آج صبح تقریباً ۲۳ ۱/۲ برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ڈلہوزی بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ باوجود موصی نہ ہونے کے حضور نے مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت فرمائی۔ نماز عصر کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور ان کے جملہ لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

افسوس کہ مولوی محمد جی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کا بڑا لڑکا محمد ارشاد بعمر ۴ سال ۱/۲ ماہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ میں مولوی صاحب موصوف اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

آہ عبدالرحمن سماٹری

از مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مدرس مدرسہ احمدیہ و جنرل پریذیڈنٹ لوکل جماعت احمدیہ قادیان

۱۳ اگست کی صبح کو قریباً ۸ بجے میرا عزیز عبدالرحمن سماٹری اس جہان فانی سے رحلت کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز ۱۹۳۸ء کے شروع میں قادیان بغرض حصول تعلیم احمدیت آیا۔ اس سے قبل اس کے دو بڑے بھائی مسمیان مولوی ابوبکر صاحب مولوی فاضل و مولوی محمد ایوب صاحب سماٹری برائے حصول تعلیم قادیان آئے۔ مولوی ابوبکر صاحب نے قریباً ۸ سال متواتر دارالامان میں رہ کر یہاں کی تعلیم احمدیت حاصل کی۔ اور بعد ازاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق بغرض اعلائے کلمۃ اللہ و تبلیغ احمدیت اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ مولوی ابوبکر صاحب ایک مخلص متدین اور احمدیت کے لئے فداکاری کا جذبہ رکھنے والے نوجوان ہیں۔ جن لوگوں نے ان کو دیکھا۔ اور ان کے ساتھ رہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان میں دینی غیرت اور شرافت اور اطاعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معہ ان کے بعض پنجابی ساتھیوں کے رات کے ۱۰ بجے حکم دیا۔ کہ وہ اسی وقت قادیان سے چلے جائیں۔ اور اس وقت تک واپس نہ آئیں جب تک کہ میرے حکم کی تعمیل نہ کر لیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ ان کے بعض ساتھیوں نے تو کچھ پس و پیش کیا۔ کہ سردی کا وقت ہے کپڑا لے لینے دیں۔ اور معلوم نہیں کہ کب حضور کے ارشاد کی تعمیل ہو۔ اور کب تک باہر رہنا پڑے۔ اس لئے کچھ زاد راہ بھی لینے دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مولوی ابوبکر صاحب نے اس بات کی کوئی پروا نہ کی۔ کہ ان کے پاس کوئی پیسہ یا کپڑا ہے یا نہیں۔ اسی وقت عازم بٹالہ ہو گئے اور حضور کے حکم کی تعمیل کر کے واپس آئے اور حضور نے ان کی واپسی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مولوی ابوبکر صاحب جب واپس سماٹرا برائے تبلیغ گئے۔ تو انہوں نے اس علم کے حاصل کرنے کے لئے جو وہ خود یہاں رہ کر حاصل کر چکے تھے۔ اپنے بھائی محمد ایوب صاحب کو قادیان بھیجا۔ مگر چونکہ ان کو قادیان کی آب و ہوا زیادہ عرصہ تک موافق نہ آسکی۔ اور وہ واپس چلے گئے۔ اس کے بعد مولوی ابوبکر صاحب نے اپنے دوسرے بھائی عبدالرحمن کو قادیان میں تحصیل علم کے لئے بھیجا۔ جب مرحوم قادیان میں آیا تو اردو سے بالکل بے بہرہ تھا۔ آتے ہی اس نے دن رات سعی و کوشش کر کے بہت جلد اردو سیکھا اور بعد میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو کر تیسری اور چوتھی جماعت کا اکٹھا امتحان دے کر کامیاب ہوا۔ اس وقت مرحوم مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور ان مضامین میں جو وہ پڑھتا تھا۔ اپنی جماعت کے چوٹی کے طلباء میں سے تھا۔ صرف و نحو میں جو مدرسہ کے طلباء میں خشک مضمون کہلاتا ہے۔ اول نمبر پر رہتا تھا۔ مرحوم بہت شریف الطبع۔ شرمیلا اور پُرجوش نوجوان تھا۔ اس میں کوئی ایسی عادت نہ تھی۔ جو عام طور پر اس عمر کے نوجوانوں میں پائی جاتی ہے۔ بہت حلیم اور متحمل مزاج تھا۔ اگر کوئی اس کا ساتھی اس سے مذاق کرتا تو وہ ہنسی میں ٹال دیتا۔ میں نے اس میں ایک وصف یہ بھی پایا۔ کہ وہ نہایت درجہ سادہ تھا۔ اور کسی قسم کی ظاہری نمود اس میں نہ تھی۔ عام طور پر اس کی زندگی مومنانہ تھی۔ اگر کسی وقت وہ اپنے لباس یا ضرورت حقہ کا محتاج بھی ہوتا تو کسی سے سوال نہ کرتا۔ حالانکہ میں بحیثیت جنرل پریذیڈنٹ دیکھتا تھا۔ کہ بعض دوسرے طالب علم جب ان کو کسی قسم کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ ہیڈ ماسٹر صاحب۔ ناظر تعلیم و تربیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کرتے رہتے تھے۔

مرحوم کو خاندان نبوت اور اس خاندان کے بچوں سے خاص انس تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے بچوں کو اس سے محبت تھی۔ باوجود اس کے کہ عبدالرحمن ایک ایسے تنگ کمرہ میں رہتا تھا۔ جو نہ تو اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اور نہ کوئی بیٹھنے کے لئے اچھی جگہ تھی۔ پھر بھی صاحبزادگان اس کے حسن اخلاق کی وجہ سے اس کے پاس آتے جاتے۔

مرحوم نہ صرف یہ کہ خود ہی احمدیت کا شیدا تھا۔ بلکہ اس کا سارا خاندان مخلص احمدی ہے میں سمجھتا ہوں کہ مرحوم کے اپنے اور خاندان کے اخلاص کی وجہ سے اور بوجہ اس کے کہ اس نے اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عین نوازش فرماتے ہوئے مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حالانکہ مرحوم نے کوئی وصیت نہ کی تھی۔ چونکہ اس کی زندگی شرط چہارم رسالہ الوصیت کے مطابق تھی۔ یعنی "ہر ایک صالح جس کی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔" اس واسطے حضور نے اس کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت فرمائی۔ اور اس کے سماٹری ساتھیوں نے بیان کیا ہے۔ کہ مرحوم نے دوران بیماری میں کہا تھا۔ کہ میرا سارا سامان کتب وغیرہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کر دیا جائے۔

ہمیں جہاں اس کی عین جوانی اور دوران تحصیل علم میں فوت ہو جانے پر رنج ہے۔ وہاں ساتھ ہی اس بات کی خوشی بھی ہے۔ کہ مومن جس مقصد کے لئے اس دنیائے فانی میں عمل کرنے کے لئے آتا ہے۔ وہ مرحوم کو یقیناً مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی وجہ سے حاصل ہو گیا۔ سو جہاں میں اور اساتذہ کرام اور طلباء مدرسہ احمدیہ عزیز کی ناگہانی وفات پر اس کے والدین اور اقرباء سے اظہار افسوس کرتے ہیں۔ وہاں ان کو یہ خوشخبری اور مبارکباد بھی دیتے ہیں۔ کہ ان کا بچہ اور عزیز بموجب حکم الٰہی جنت الفردوس میں داخل ہو گیا۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے مرحوم کے لئے جنت میں داخل ہونے کا موقعہ میسر فرمایا ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی میسر فرمائے۔

مرحوم قریباً ایک ماہ بستر مرگ پر بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہا۔ اور اس عرصہ میں تکلیف کو نہایت صبر اور استقلال سے برداشت کیا۔ مرحوم کی تیمارداری اور علاج میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی گئی۔ اس کے سماٹری ساتھیوں نے عملہ ہسپتال نے خصوصاً ڈاکٹر نورالدین صاحب نے اپنے آرام کی پروا نہ کرتے ہوئے عزیز کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ لیکن جو خدا کو منظور تھا وہی ہوا۔ مرحوم کو مجھ سے اور میرے لڑکے عزیز بشارت احمد سے خاص محبت تھی۔ چنانچہ وہ دوران بیماری میں ہمیں یاد کرتا رہا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اسکے پسماندگان و لواحقین کو صبر عطا کرے۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل

چھٹی دلیل

اس اعتراض کے جواب میں کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو "ام المومنین" کیوں کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

(۱) "اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو۔ پوچھنا چاہئے۔ کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ آکر نکاح بھی کریگا کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہوگے یا نہیں۔ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا ہے۔" (الحکم ۲۴ / اکتوبر ۱۹۰۱ء)

پس چونکہ حضور علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ ام المومنین کہلائیں۔ اور قرآن مجید کی رو سے نبیوں کی بیویاں ہی امہات المومنین کہلاتی ہیں۔ دوسرے بزرگوں کی نہیں۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں :-

(۲) فرمایا "دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے کہ سلسلۂ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلۂ محمدیہ میں یہ عاجز۔" (تذکرۃ الشہادتین صـ۶۸)

یہاں حضور سیاق و سباق میں فرماتے ہیں۔ کہ سلسلہ کے اول اور آخر کے مرسل من اللہ مستقل نہیں ہوتے ۔ یہ شرط محدث یا غیر نبی کے لئے نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ حضور کے فرمان سے ظاہر ہے۔ پس حضور نبی ہیں۔

اوپر کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایسے خصائص پائے جاتے ہیں۔ جو غیر نبی میں نہیں ہوتے۔ اگر آپ غیر نبی ہوتے تو آپ میں یہ خصائص خود حضور کے قول کے مطابق نہ پائے جاسکتے۔ چونکہ حضور ان خصوصیات کے حامل ہیں۔ اس لئے آپ کی نبوت ثابت ہے :-

ساتویں دلیل

فرمایا "پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتا تھا۔ وہ کسی نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا۔ اور اس کو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا۔ کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں۔ کہ ایک تو کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے انہی کے فیض اور انہی کی وساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ امتی کہلاتا ہے ۔ نہ کوئی مستقل نبی" (چشمہ معرفت صـ۹)

پھر حقیقۃ الوحی صـ۹۷ حاشیہ پر فرمایا "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

ان دونوں حوالوں کو مدنظر رکھ کر غور فرمایئے۔ کہ گزشتہ تمام انبیاء براہ راست آئے تھے۔ اور کسی نبی کے لئے گزشتہ نبی کی پیروی شرط نہ تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کا متبع نبی بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی آپ کے بعد آنے والے تمام انبیاء کے لئے شرط ہے۔ کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع ہوں ۔ امتی نبی آپ کی امت کے لئے مخصوص ہے۔ امتی نبی محض محدث یا ایک بڑا محدث ہی نہیں۔ بلکہ نبی ہے اور نبی سے کم نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محدث تو پہلی امتوں میں بھی ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں محدثین کا ذکر حضور کے اشتہار ۳ / فروری ۱۹۰۷ء میں موجود ہے :-

پس گزشتہ انبیاء کی اتباع سے محدث تک ہو سکتے تھے۔ ہاں نبی نہ ہو سکتے تھے۔ نبی براہ راست آتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں جن کی مہر نبوت سے بقول مسیح موعود "ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷)

اگر اس نبوت کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کی وجہ سے ملتی ہے محدثیت کے مترادف قرار دیں۔ تو محدث تو پہلی امتوں کے انبیاء کی پیروی سے بھی ہوتے رہے۔ فضیلت کس بات کی ہوئی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے انبیاء پر فضیلت ماننے۔ یعنی آپ کو افضل الانبیاء اور خاتم النبیین ماننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانا جائے ورنہ حضور کی نبوت کے انکار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت یعنی دوسرے انبیاء پر فضیلت کا انکار لازم آتا ہے اور سخت غلطی خوردہ ہے۔ وہ انسان جس کے قول سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت میں کوئی نقص لازم آئے :-

آٹھویں دلیل

حقیقۃ الوحی تتمہ صـ۶۷ پر فرماتے ہیں :-

"وَّآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی ہوتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پائیں پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا"

اس عبارت سے واضح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا ایک بروزی کی حیثیت سے آنا لازمی ہے۔ کیونکہ اس کی اصحاب کو رسول اللہ کے اصحاب کہا گیا ہے حالانکہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں۔ اس بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ مسیح موعود کا درجہ احادیث میں نبی اللہ کے سوا کچھ بیان نہیں کیا گیا۔ اگر یہ درجہ اصل نہ ہوتا۔ اصلی درجہ کوئی اور ہوتا۔ تو پھر وہ بیان ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور آپ کو محض نبی اللہ کہہ دینا کافی سمجھا گیا ہے۔ ایمانیات سے تعلق رکھنے والا حصہ کسی پیشگوئی میں بھی استعارہ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خصوصاً جبکہ مزعومہ اصل درجہ بیان تک نہ ہو پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمطابق ان پیشگوئیوں کے جو قرآن مجید اور احادیث میں پائی جاتی ہیں نبی اور فی الواقعہ نبی ثابت ہوتے ہیں۔ ورنہ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوتیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کہنے والوں کو خدانخواستہ غلو کا مرتکب قرار دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ کو الہامات حضرت مسیح موعودؑ میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مندرجہ بالا پیشگوئیوں کے ضمن میں نعوذ باللہ غلو کا مرتکب قرار دینا پڑے گا۔

نویں دلیل

(۱) الحکم ۲۴ / اپریل ۱۹۰۳ء میں فرماتے ہیں "ہمارے نزدیک معجزہ اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ اس شخص کے صدق کے اظہار کا قصد کیا جاتے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو ۔ ۔ ۔ مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو"

پھر فرمایا "اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں" [illegible]

(۲) سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی"

اس دلیل کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح آقائے متبوع صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق میثاق النبیین موجود تھا۔ اور کتب قدیمہ میں آپ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مختلف مذاہب میں پیشگوئی موجود ہے۔ اور آپ کے وجود باجود کو نبی اور رسول کہا گیا ہے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق تقریباً ہر قابل ذکر مذہب میں پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ اور آپ کا درجہ نبی یا اوتار بیان کیا گیا ہے آپ کے آثار بھی آثار نبوت کی طرح قائم کئے گئے ہیں۔ غرضیکہ آپ کو انبیاء کے حلقوں میں پیش کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضور کو الہام میں یہ لقب بھی عطا فرمادیا۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء اور حضور فرماتے ہیں۔ "دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں ابراہیمؑ ہوں۔ میں اسحاقؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں اسمٰعیلؑ ہوں میں موسےٰؑ ہوں۔ میں داودؑ ہوں۔ میں عیسےٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے۔ اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا۔ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴-۸۵)

ان تمام حوالوں سے ثابت ہے کہ آپ کو معجزات دیئے گئے۔ جو صرف انبیاء کی صداقت کے لئے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپکو وہ نعمت کامل طور پر دی گئی۔ جو جملہ انبیاء کو دی گئی۔ اور آپ میں ہر نبی کی شان پائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کے بعد اگر آپ کو نبی نہ مانا جائے۔ تو یہ تمام سلسلہ نبوت کی ہتک ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ آپکو نبی کہتا ہے۔ اور اس کا رسول بھی آپ کا درجہ بیان کرتے ہوئے صرف نبی کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اور باقی تمام انبیاء بھی آپکی خبریں کرکے دیتے ہیں۔ اسی لئے الہام ہے کہ

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

پس بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنکہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

آپ کی نبوت کی طرف کوئی نقص گزشتہ انبیاء کی نبوت کے مقابل منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ آپ خدا تعالےٰ کے عظیم الشان موعود کل ادیان نبی ہیں۔

دسویں دلیل

اس دلیل میں آپ کے کام اور مخلوق پر اتمام حجت کے لحاظ سے آپ کو پیش کرنا مطلوب ہے۔ گزشتہ مجددین کے دائرہ عمل اور ان کی تجدید دین پر اگر نگاہ کی جائے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کی طرف نگاہ اٹھائی جائے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تکمیل ہدایت ہوئی۔ آپ کے وجود سے تکمیل اشاعت ہدایت مقدر تھی۔ اسی کی طرف قرآن مجید میں اشارہ ہے۔ کہ مسیح موعود هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله کا مصداق ہوگا۔ گو آقا و خادم کی نسبت کے لحاظ سے یہ خوبی آقا کی طرف بدرجہ اولیٰ لوٹتی ہے۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ خادم معمولی خادم یا ایک بڑا مجدد نہیں بلکہ نبی کی شان لے کر آیا ہے۔ دین حق کے غلبہ کے لئے دو قسم کے فتنوں کا مقابلہ آپ کے لئے مقدر تھا۔ اندرونی اور بیرونی ہر دو کے لحاظ سے ظهر الفساد فی البر والبحر والا معاملہ ہو رہا تھا فرمایا:- "جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ یہ زمانہ کسی نے نہیں دیکھا یہ خدا کے فرشتوں اور شیاطین کی آخری جنگ ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸)

کشف میں آپ کے ذریعہ نئی زمین اور نیا آسمان بنایا گیا۔ اور آپ کو اس دور کا آدم مقرر کیا گیا۔ تکمیل دنیا کے ان ادوار کے آدم ہمیشہ شان نبوت کے ساتھ آتے رہے۔ اسی لئے خدا نے آپ کو بھی نبی کہا۔ اور تمام پیشگوئیوں نے آپ کو نبی قرار دیا۔ فتنہ دجال اور یاجوج ماجوج جس سے تمام انبیاء ڈراتے آئے۔ وہ آپ کے ہی زمانہ سے متعلق تھا۔ قرآن مجید میں آخری زمانہ کی تمام پیشگوئیاں آپ ہی کے زمانہ میں پوری ہوئیں۔ ایمان ثریا سے آپ ہی واپس لائے۔ جب سے دنیا ظاہر ہوئی ہے الحاد و دہریت کا اس قدر منظم حملہ مذہب پر کبھی نہیں ہوا تھا۔ کہ آج پھر وہ امام وقت جس نے اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ آپ ہی کے وجود باجود میں ظاہر ہوا۔ اور آپ ہی کو جملہ نزاعوں کے فیصلہ کے لئے حکم عدل مقرر کیا گیا پھر آپ ہی اس زمانہ میں مبعوث ہوئے جس کے متعلق دنیا پکار اٹھی کہ "یہ تاریخ کے ایک نئے دور کا آغاز کرتا ہے۔" (H. G. Wells) اختلافات کے متعلق حضور خود فرماتے ہیں۔

"اب اس زمانہ میں دنیا اختلافات سے بھر گئی۔ ایک طرف یہودی کچھ کہتے ہیں اور عیسائی کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں الگ باہمی اختلافات ہیں۔ اور دوسرے مشرکین سب کے برخلاف رائیں ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس قدر نئے مذاہب اور نئے عقائد پیدا ہوگئے ہیں۔ کہ گویا ہر ایک انسان ایک خاص مذہب رکھتا ہے۔ اس لئے بموجب سنت اللہ کے ضروری تھا۔ کہ ان سب اختلافات کا تصفیہ کرنے کے لئے کوئی حکم آتا۔ سو اسی حکم کا نام مسیح موعود اور مہدی مسعود رکھا گیا۔ یعنی باعتبار خارجی نزاعوں کے تصفیہ کے اس کا نام مسیح ٹھہرا۔ اور باعتبار اندرونی جھگڑوں کے فیصلہ کرنے کے اس کو مہدی معہود پکارا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۳)

اس قدر عظیم الشان کام کرنے والا اور حَکَم نبی کے سوا ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ اگر میرے وقت میں ہوتے۔ تو ہرگز وہ کام نہ کرسکتے جو میں نے کیا ہے۔ پھر فرمایا۔

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسےٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

یعنی جو کام بعض مسلمہ انبیاء نہ کرسکتے تھے۔ وہ آپ نے کیا پھر فرماتے ہیں۔

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۵۶)

"دنیا میں ماموروں کے انکار کے برابر کوئی شقاوت نہیں۔ اور ان کے قبول کرنے کے برابر کوئی سعادت نہیں اور سب سے بڑے شقی دو شخص ہیں جن کی شقاوت کو کوئی نہیں پہنچتا۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ شخص جس نے خاتم الخلفاء کو نہ مانا۔" (الہدیٰ صفحہ ۴) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

پھر فرماتے ہیں۔ کہ "ایمان درحقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس ایمان کو زوال نہیں ہوتا۔ اور اس کا انجام بد نہیں ہوتا۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہوگیا۔ اور اس کو شناخت نہیں کیا۔ اور اس کے انوار سے مطلع نہیں ہوا۔ اس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں۔ اور آخر ضرور وہ مرتد ہوگا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب اور عبداللہ بن ابی سرح اور عبیداللہ بن جحش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور یہودا اسکریوطی اور پانسو اور عیسائی مرتد حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں اور جموں والا چراغ دین اور عبدالحکیم خان ہمارے اس زمانہ میں مرتد ہوئے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۹)

ان دلائل سے نبوت مسیح موعود نہایت واضح طور پر ثابت ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنے رسول کی حقیقی شناخت کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اس کے درجہ کو کم کرکے پیش کرنے والے نہ ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے عطا کردہ خطاب یعنی نبی اللہ کو جس میں یقیناً حقیقت پائی جاتی ہے ردّ کرنے والے نہ بنیں۔ نیز بغیر اندیشۂ مخالفت آپ کی نبوت کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ کہ آپ کی نبوت کو خدا نے پیش کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا۔ جملہ انبیاء نے پیش کیا۔ اور خود حضور نے پیش کیا۔ سلامتی ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے

اسلام میں مقاطعہ کی سزا

کچھ عرصہ ہؤا مصری پارٹی نے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ جس میں یہ دعوےٰ کیا گیا تھا کہ اسلام مقاطعہ کو جائز قرار نہیں دیتا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریق عمل سے ثابت ہے کہ آپ نے بعض حالات میں مقاطعہ کی تعزیر کا نفاذ فرمایا۔ چنانچہ یہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ منافقین نے یہ افواہیں زور سے پھیلانی شروع کر دیں کہ روما کا قیصر مسلمان پر حملہ کرنے کے لئے فوجیں جمع کر رہا ہے ان کی غرض یہ تھی کہ یہ سن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رومیوں پر چڑھائی کریں گے۔ اور اس طرح مسلمانوں اور رومیوں میں لڑائی شروع ہو جائے گی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ افواہیں پہنچیں۔ تو آپ نے فنونِ جنگ کے ماہر ہونے کی وجہ سے حکم دیا کہ بجائے اسکے کہ رومی ہم پر چڑھ آئیں ہمیں سرحد پر جا کر ان کو روکنا چاہئے چنانچہ آپ نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دیدیا ۲۰ ہزار کے قریب اسلامی لشکر تیار ہؤا جسے لیکر آپ روانہ ہوئے سب مسلمان ساتھ گئے۔ صرف منافقین پیچھے رہ گئے یا تین مسلمان انہیں سے ایک اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فوراً چل پڑے مگر میں نے سمجھا کہ میں امیر آدمی ہوں سازوسامان رکھتا ہوں کل چلونگا تو جا ملوں گا۔ دوسرے روز بھی اسی خیال میں رہا کہ کیا ہے اگلے روز چل کر بھی مل سکتا ہوں مگر تیسرے روز بھی نہ جا سکا اور چونکہ حالات خطرناک تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر تیزی سے بڑھتے جاتے تھے کہ تین دن کے بعد میں نے سمجھا کہ اب میں اسلامی لشکر سے مل نہیں سکتا۔ اس واسطے پیچھے رہ گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو جو لوگ نہیں گئے تھے۔ ان کی حاضری کا حکم دیا۔ ایک ایک پیچھے رہنے والا آپ کے سامنے جاتا۔ آپ نہ جانے کی وجہ پوچھتے وہ کوئی عذر پیش کر دیتا۔ آپ ہاتھ اٹھا کر اس کے لئے دعا کرتے۔ اور اُسے رخصت کر دیتے۔ میں بھی پہونچا۔ تو جو صحابی پہرے پر تھے۔ ان سے دریافت کیا کہ

اب تک کیا ہؤا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ اس طرح لوگ جاتے ہیں عذر پیش کر دیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور پھر رخصت کر دیتے ہیں۔ یہ سن کر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ یہ تو چھٹکارے کی آسان راہ ہے۔ میں بھی کوئی عذر کر دوں گا۔ مگر پھر خیال آیا۔ کہ معلوم کروں کہ کوئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے کوئی عذر نہ کیا ہو۔ میں نے پوچھا تو اس صحابی نے بتایا کہ ہاں فلاں فلاں دو شخص ایسے ہیں جنہوں نے کوئی عذر نہیں کیا۔ اور کہہ دیا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور ہم قصور وار ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہی دو مخلص تھے۔ باقی عذر کرنے والے سب ایسے تھے جن کو ہم پہلے ہی منافق سمجھتے تھے اس پر میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ میں بھی مخلصین کے ساتھ رہوں گا۔ چنانچہ میں پیش ہؤا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالک تم بھی نہیں گئے تھے۔ کیا عذر تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! کوئی عذر نہ تھا صرف نفس کا دھوکہ تھا۔ آپ نے فرمایا تم ٹھہرو۔ تمہارے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق آپ نے ان کے اور باقی دو آدمیوں کے متعلق فیصلہ فرمایا۔ کہ کوئی شخص ان سے سلام کلام نہ کرے۔ پھر کچھ دن کے بعد حکم دیا۔ کہ ان کی بیویاں بھی ان سے قطع تعلق کر لیں۔ مالک رضؓ کہتے ہیں۔ میری بیوی نے کہا۔ کہ فلاں کی بیوی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاوند سے بول چال کی اجازت لے لی ہے۔ تم کہو تو میں بھی جا کر اجازت لے آؤں۔ میں نے کہا وہ تو کمزور اور بیمار ہے اس وجہ سے اس کی بیوی نے اجازت لی ہے۔ میں اجازت لینا نہیں چاہتا۔ اور چونکہ خطرہ ہے کہ تم کسی وقت مجھے بلا لو۔ یا میں تمہیں بلا لوں۔ اس لئے تم اپنے میکے چلی جاؤ۔ تا یہ حکم پوری طرح ادا ہو سکے۔

یہ ہے وہ واقعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور پذیر ہؤا۔ اور اس سے حسب ذیل نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

اوّل چونکہ ان سے یہ غلطی ہوئی کہ اس وقت جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو جہاد میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے شرکت نہ کی۔ اس لئے اس غلطی کی پاداش میں انہیں مقاطعہ کی سزا دی گئی۔

دوسرے انہوں نے اپنے اخلاص کا اس طرح مظاہرہ کیا کہ انہوں نے اپنے جرم کا اقرار کیا۔ اور صاف صاف بات کہدی انہوں نے منافقین کی طرح اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹ بولنے کی کوشش نہیں کی۔ اور یہ صاف گوئی ہی تھی۔ جس نے ان کو اصلاح کی توفیق دی۔

تیسرے جب ان کے بارے میں سزا کا حکم نازل ہؤا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ کہ کوئی مسلمان ان سے سلام کلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دے دیا کہ وہ ان سے قطع تعلق کر لیں۔ تو انہوں نے اس سزا کو بخوشی برداشت کیا۔ اور اپنے شاندار اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ حتیٰ کہ باوجود اس کے کہ غسان کے بادشاہ نے حضرت مالک رضؓ کے نام خط لکھا۔ اور انہیں ورغلانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے اس خط کو تنور میں ڈال کر جلا دیا۔ اور ایلچی سے کہہ دیا کہ یہ اس کا جواب ہے۔ حضرت مالک رضؓ کے عشق کا یہ حال تھا کہ وہ نمازوں میں جاتے اور جا کر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے۔ مگر جب معلوم ہوتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ تو پھر تھوڑی دیر مجلس میں بیٹھ کر چلے جاتے اور باہر یونہی تھوڑی دیر اِدھر اُدھر پھر کر مجلس میں آجاتے۔ اور پھر السلام علیکم کہتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے کہ شاید آپ نے آہستہ سے جواب دیا ہو۔ مگر آپ جواب نہ دیتے۔ ہاں حضرت مالک کہتے۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ میں نظریں نیچی کئے بیٹھا ہوں۔ اور آنکھ اٹھا کر جو دیکھا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔ یہ دن اسی طرح گزرتے چلے گئے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے شاندار اخلاص کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمایا۔ کہ ان تینوں کو معاف کر دیا جائے۔

چوتھے ان تینوں سزا یافتوں نے یہ نہیں کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے دشمنوں سے مل کر سازشیں وغیرہ کرتے۔ اور منافقین کو اپنے ساتھ ملا کر ایک پارٹی بنا کر مسلمانوں کے خلاف فتنہ پردازی میں مصروف ہو گئے ہوں۔ بلکہ انہوں نے سزا کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اور اس کو اپنی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ اور شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہ لائے۔ غرض یہ کہنا کہ اسلام مقاطعہ کو جائز قرار نہیں دیتا غلط ہے۔ اسلام:

تحریک قرضہ پچاس ہزار

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے حسب فیصلہ مجلس مشاورت سلسلہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کی غرض سے گزشتہ ماہ میں پچاس ہزار روپیہ کے قرضہ کی تحریک اخبارات سلسلہ میں کی گئی تھی۔ اس کے بعد فرداً فرداً علیحدہ چٹھیاں بھی بھیجی گئیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس تحریک کی اہمیت کے باوجود ابھی تک احباب نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اگر یہی صورت رہی تو اخیر ستمبر تک مطلوبہ رقم کا فراہم ہونا مشکل ہوگا۔ حالانکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے عہدہ داران جماعت اور احباب کی فوری توجہ مطلوب تھی۔ لہذا بذریعہ اس اعلان کے احباب و عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک قرضہ حسنہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری طرح جدوجہد فرمائیں۔ تاکہ حسب اعلان ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش کے اخیر تک پچاس ہزار روپے کی رقم جمع ہو جائے۔ جن احباب کی خدمت میں تحریک بذریعہ خط بھیجی گئی ہے ان سب کی طرف سے

مہت پور میں جلسہ

جماعت احمدیہ مہت پور ضلع ہوشیارپور کا سالانہ تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۶، ۱۷ اگست ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

مرکزی چندوں میں سے کسی کو خرچ کرنیکی اجازت نہیں

احباب یاد رکھیں کہ کسی جماعت کے لئے مرکزی چندہ سے بلا اجازت خرچ کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں خواہ بامید منظوری ہی کیوں نہ ہو۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی جماعت آئندہ ایسا کرے گی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا اور اس جماعت کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سکھر صوفی محمد رفیع صاحب انسپکٹر پولیس کی کراچی میں تبدیلی کی وجہ سے چوہدری ظفر اللہ صاحب لیبر انسپکٹر سکھر کا تقرر بطور پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سکھر منظور کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

نوٹس

امیدواران باشندگان ضلع لاہور، امرتسر، گورداسپور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لائل پور، منٹگمری کی درخواستہائے برائے عہدہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس جو اپریل ۱۹۴۳ء میں پُر کئے جائینگے یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے لیکر ۱۳ دسمبر ۱۹۴۲ء تک غور کیا جاویگا۔ درخواست دہندگان کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے اور اچھے چال چلن اچھی صحت اور ہوشیار عادت کے ہونے چاہئیں۔ قد کم از کم ۵ فٹ ۷ انچ اور چھاتی ۳۳ انچ جس کا ۱½ انچ اور پھیلاؤ ہو سکتا ہو ہونی چاہیئے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایف۔ اے ہونی چاہیئے یا ایف۔ اے کے برابر کوئی اور قابلیت ہو یا ایچیسن چیفس کالج کا ڈپلوما ہو۔ تنخواہ ۶۰-۱-۷۵ بمعہ -/۱۵ روپیہ گھوڑے کا الاؤنس وردی اور مکان سرکاری ہوگا۔ سب انسپکٹر کے عہدہ یا اس سے بالا تر عہدہ جلد ترقی کے لئے قابل اور دیانتدار اسسٹنٹ سب انسپکٹران کے لئے بہت موقعہ ہے گذشتہ ۱۰ سال میں ۵۵ براہ راست اسسٹنٹ سب انسپکٹران بھرتی شدگان میں سے ماسوائے ان کے جو ابھی پروبیشن پر ہیں۔ اٹھارہ کس ۴۔۵ سال کے اندر ترقی یاب ہو گئے تھے ۲۵ ہندوستانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحبان میں سے ۱۳۶ افسران ایسے ہیں جو انسپکٹر کے عہدہ سے کم بھرتی ہوئے تھے۔ براہ راست یا اور کسی طریقہ سے سفارش کرنے والے کا نام قلمزن کر دیا جائے گا۔ درخواستہائے ہمکو عہدہ کے پتہ پر بھیجی جاویں نہ کہ نام پر۔

ان امیدواران کی درخواستیں جو کہ پہلے نامنظور ہو چکی ہیں پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا درخواستوں کے ساتھ اصل سرٹیفکیٹ نہ بھیجے جاویں۔ بلکہ نقلیں بھیجی جاویں۔ جو واپس نہیں کی جاویں گی۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل بہادر پولیس حلقہ وسطی لاہور۔
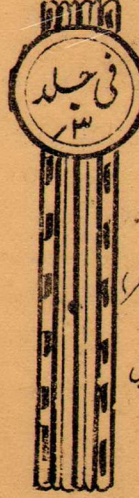
بلاوجہ وی پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

ہم حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جنکا چندہ الفضل ۲۰ راگست تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔ پی ارسال کر رہے ہیں جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہو چکا ہے۔ یا جن کی طرف سے ادائیگی کے متعلق اطلاع آچکی ہے۔ ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں جبکہ نہ بروقت چندہ ادا کیا جائے۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق اطلاع دی جائے۔ وی۔ پی واپس کر دینا اخلاقی جرم ہے۔ جس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

منیجر

شباکن

شباکن کیا ہے؟ یہ ایک نئی دوائی ہے۔ جو کہ بخار کا نہایت مجرب اور تیر بہدف علاج ہے۔ اس دوا نے کونین کی ضرورت سے آپ کو آزاد کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے ایک طرف بخار ٹوٹتا تھا۔ تو دوسری طرف مریض کی کمر بھی ٹوٹ جاتی تھی جسم کانپتا تھا۔ سر میں چکر آتے تھے رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ سینہ کھوکھلا ہو جاتا تھا۔ معدہ خراب ہو جاتا تھا۔ شباکن میں ایسی کوئی نقص نہیں ہے۔ بسر میں چکر آتے ہیں نہ ضعف ہوتا ہے۔ نہ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نہ جسم کانپتا ہے بلکہ یہ معدے اور دل کو مضبوط کرتی ہے۔ پیشاب اور پسینہ خوب کھول کر لاتی ہے۔ اور بخار بغیر کسی تکلیف کے پیدا ہونے کے اتر جاتا ہے۔ کونین سے تلی اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جگر اور تلی کے مریض اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں مگر شباکن تلی اور جگر کا علاج ہے اس سے تلی دور ہوتی ہے۔ جگر کی اورام جاتی رہتی ہے۔ اور خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ شباکن بچوں کیلئے بھی اکسیر ہے۔ بغیر اس کے کہ کونین کی طرح ان کے خوبصورت چہروں کو زرد بنا دے یہ انکے خون میں خرابی پیدا کئے بغیر ان کے بخار کو اتار دیتی ہے۔ ملیریا کے دن آ رہے ہیں۔ بھادوں سے دو تین ماہ تک ملیریا ہندوستان میں اپنا گھر بنا لیتا ہے۔ آپکو آج ہی سے شباکن منگوا کر اپنے گھر میں رکھ لینی چاہیئے۔ تاکہ بخار کے حملہ کے ساتھ آپ اسے استعمال کریں۔ شباکن کو اگر آپ بخار سے پہلے استعمال کریں۔ تو بخار کے حملوں سے بچ جائینگے۔ بچوں کو بخار کا شکار ہونے سے پہلے شباکن کا استعمال کرایئے تاکہ ان کی ننھی سی جان بخار کے حملہ سے کمزور نہ ہو جائے۔ یہی دن بچوں کے پڑھنے کے ہوتے ہیں۔ انکو امتحان میں نہ ڈالیئے۔ ان کی صحت کو محفوظ رکھیئے۔ پھر دیکھیئے وہ کس طرح دن اور رات صحت میں ترقی کرتے ہیں۔

شباکن کو یاد رکھیئے۔ شباکن ایک بے نظیر دوا ہے

قیمت سو خوراک صرف عہ ر جو کہ کونین کی موجودہ قیمت کا صرف ایک تہائی ہے بچوں کو آدھی خوراک دینی چاہیئے۔

ملنے کا پتہ:- **منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

اشتہار

بعدالت خلیفہ ناصرالدین صاحب صدیقی ایم۔ اے تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم

مقام حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۲ تحصیل محمد بخش ولد اللہ بخش قوم جٹ ساکن جاگو تحصیل حافظ آباد مدعی

بنام محمد حسین ولد حیات۔ خوشی۔ متعلی پسران غلام حیدر بہاول، ولد محمدا۔ تاجہ ولد راجہ لال، ولد رحمان۔ خوشی۔ علی پسران شرفو۔ سجاول ولد دتہ۔ قوم جٹ نارد ساکن جاگو تحصیل حافظ آباد شاہو، غلام حیدر پسران محمدا۔ زیادہ۔ مرزا۔ متعلی پسران مولو۔ مسمات رحموں دختر محکم علی ولد اسماعیل قوم جٹ ساکن جاگو تحصیل پھالیہ مدعا علیہم

دعویٰ درخواست تقسیم اراضی

واقعہ جاگو کھیوٹ ۲۵ نمبر ۱۴ خسرہ ۔۔۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم مذکوران عمداً حاضری عدالت و پیروی مقدمہ سے گریز کرتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۹/۴۱-۶ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی ۸/۴۱-۶

آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم

مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۲ اگست صدر روزولیٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو ممالک ہٹلر کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ امریکہ انہیں سامان جنگ کے علاوہ سامان خوراک بھی مہیا کرے گا امریکن گورنمنٹ سامان خوراک کے بھاری ذخائر جمع کر رہی ہے۔ جو جنگ کے بعد مصیبت زدہ ملکوں کو بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۱۲ اگست پٹرول ختم ہونے کی وجہ سے ایک جرمن طیارہ مجبوراً ترکی کے علاقہ میں اتر گیا۔ حکومت ترکی نے اسے ضبط کر لیا۔ اور ہوابازکو حراست میں لے لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ اگست موسیو سٹالین نے ایران کے بادشاہ کو مطلع کیا ہے کہ اگر اگست کے اندر اندر جرمن ففتھ کالم کو ایران سے نکال نہ دیا گیا۔ تو برطانیہ و روس اس کے خلاف کارروائی کرنے سے گریز نہ کریں گے۔

لنڈن ۱۲ اگست لارڈ ولنگڈن جو ۳۱ء سے ۳۵ء تک ہندوستان کے وائسرائے تھے۔ نمونیہ سے چند روز بیمار رہ کر ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے ہیں۔

شملہ ۱۲ اگست پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۳۱ دسمبر ۴۱ء تک ہونے والے لوکل باڈیز کے انتخابات ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں

لاہور ۱۲ اگست چونکہ بے نامی اور دائمہ اراضیات مرہونہ کے سلسلہ میں دائر شدہ مقدمات اب فیڈرل کورٹ میں جا رہے ہیں۔ اس لئے پنجاب گورنمنٹ نے عدالتوں کو ہدایت کی ہے کہ ان کے ماتحت مقدمات کی سماعت ملتوی کر دیں۔ البتہ نئی درخواستیں داخل ہوتی رہیں۔ کیونکہ میعاد کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ ہائیکورٹ کے فیصلہ سے قبل بھی ان کی سماعت ملتوی تھی۔ جو فیصلہ کے بعد شروع کر دی گئی تھی

لاہور ۱۲ اگست بادانرنجن سنگھ صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی تپ محرقہ اور نمونیہ سے چند روز بیمار رہ کر ۴۷ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

ماسکو ۱۲ اگست جرمنوں نے ۱۴ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے پولش نوجوانوں کو جبراً فوج میں بھرتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ انکار کرنے والے کو گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۳ اگست آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے لینن گراڈ پر حملہ کی ناکام کوشش کی تین گرا لئے گئے روسی ہوائی جہاز اپنی پیدل فوجوں کو برابر مدد دے رہے ہیں۔ اس اعلان میں جرمنوں کے اس دعویٰ کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا کہ وہ بحیرہ اسود کے کنارے تک جا پہنچے ہیں۔ اور اوڈیسہ کو گھیر لیا ہے اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ سارے مورچہ پر کوئی اہم لڑائی نہیں ہوتی۔ بعض دوسرے ملکوں میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جنوب میں بڑھنے سے جرمنوں کا مقصد باکو پہنچنا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ سمندر کی راہ سے کریمیا پر حملہ کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن بحیرہ اسود کا روسی بیڑہ کافی زبردست ہے اور جرمن اس ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

لنڈن ۱۳ اگست روس میں جو پولش قید تھے۔ وہ سب رہا کر دیئے گئے ہیں ان میں وہ قیدی بھی شامل ہیں۔ جو جنگ میں پکڑے گئے تھے۔

لنڈن ۱۳ اگست کل رات برطانوی ہوائی جہازوں نے برلن پر اور دن میں یورپ میں دشمن کے دوسرے مقامات پر کامیاب حملے کئے۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ ان کا انگلستان پر حملہ معمولی تھا۔ صرف مڈلینڈ اور مشرقی انگلینڈ میں کچھ بم گرے مگر کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۱۳ اگست ایوان نمائندگان نے ۲۰۲ کے مقابلہ میں ۲۰۳ ووٹوں سے ان لوگوں کی سروس کی میعاد بڑھا دی ہے۔ جو جبراً بھرتی کئے گئے تھے۔

سائیگان ۱۳ اگست ہند چینی کی گورنمنٹ نے ملک سے باہر مال بھیجے جانے پر پابندی لگا دی ہے۔ وہ جہاز جن کو خاص لائسنس ملے ہوئے ہیں اس سے مستثنیٰ ہونگے۔

لنڈن ۱۳ اگست مارشل پیٹان نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں ایڈمرل ڈارلاں کو جو مزید اختیارات دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق مسٹر کارڈل ہل نے کہا۔ کہ اس سے امریکہ اور وشی میں کشیدگی اور بڑھ جائے گی۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ اس سے فرانس کے دوستوں کو مایوسی ہوئی ہے

نئی دہلی ۱۳ اگست ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل ویول نے آج رات ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا ہندوستانی فوج میں سپاہیوں کی گنتی اب ساڑھے پانچ لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور ابھی دھڑا دھڑ ریکروٹ بھرتی ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ ان فوجیوں کے لئے لڑائی کا ضروری سامان اور ہتھیار وغیرہ ہندوستان کی فیکٹریوں میں بھی تیار ہو رہے ہیں۔ اور باہر سے بھی آ رہے ہیں۔ جنرل ویول نے مشرق وسطیٰ کی جنگ میں لڑنے والے ہندوستانی سپاہیوں کی بہت تعریف کی اور کہا کہ گذشتہ دسمبر کے شروع میں سیدی برانی کا مورچہ ہندوستانیوں نے ہی سر کیا اور پانچ اطالوی ڈویژنوں کا صفایا کر دیا۔ ارٹریا اور ایبے سینیا کی جنگ میں بھی ہندوستانی سپاہیوں نے شاندار کارنامے دکھلائے۔ عراق اور شام کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا گذشتہ اپریل میں جب عراق کی حالت نازک ہو گئی تو ہندوستانی سپاہیوں نے ہی اس پر قابو پایا۔ شام سے دشمن کو نکالنے میں بھی ہندوستانی سپاہیوں نے بہت مدد دی۔ ہندوستان صرف سپاہیوں سے ہی جنگ میں مدد نہیں دے رہا بلکہ بہت سا سامان جنگ بھی دے رہا ہے۔ مڈل ایسٹ میں ہماری فوج کے جو لوگ زخمی ہوئے یا کام آئے ان میں ہندوستانی صرف ۱۵ فی صدی تھے اور انہیں زخم بھی بہت ہلکے آئے ہیں ہندوستان کے بچاؤ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ عقلمندی اسی میں ہے کہ لڑائی کی آگ کو ہندوستان سے دور رکھا جائے۔ مصر۔ عراق فلسطین اور ملایا وغیرہ ہندوستان کی فصیلیں ہیں بہت سے ممالک کو دشمن کے ہوائی حملوں سے نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ہندوستان ابھی تک محفوظ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کو ہندوستان سے دور ہی روک لیا گیا ہے اور ہم کوشش کرینگے کہ آئندہ بھی وہ دور ہی رہے۔

جموں ۱۳ اگست کشمیر کی جنگی کمیٹی نے حضور وائسرائے کو ہندوستانی سپاہیوں کے آرام کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کا چیک بھیجا ہے۔

انقرہ ۱۳ اگست برطانیہ اور روس نے ترکی سے وعدہ کیا ہے کہ اگر یورپ کی کسی طاقت نے اس پر حملہ کیا تو وہ اسے پوری امداد دیں گے۔ برطانیہ اور روس کے اس وعدہ کو انگلستان میں بہت پسند کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ ان کی پختہ دوستی کی علامت ہے۔ ان دونوں ملکوں نے ترکی کو یہ بھی یقین دلایا ہے کہ وہ درہ دانیال پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

لنڈن ۱۳ اگست نازی ریڈیو نے کل کہا تھا کہ ہندوستان کی اقتصادی حالت خراب ہو چکی ہے اور کھانے پینے کی چیزیں فوجوں کے لئے باہر بھیجی جا رہی ہیں حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اس سال تین کروڑ ۶۳ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی مالیت کا سامان باہر بھیجا جا چکا ہے۔ اسی طرح فوجیوں کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کی بھی بہت افراط ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی